حضرت سیّد بدیع الدّین شاہ مدارؒ کے مریدین اور خلفاء کا شمار ناممکن ہے

حضرت شاہ مدارؒ کا دائرہ ارشاد و تبلیغ کافی وسیع تھا اور درازیٔ عمر کے سبب کافی سے کافی لوگوں کو آپؒ سے فیضیاب ہونے موقع میسر آیا۔ آپؒ سے ایک ایک مجلس میں ہزار ہا ہزار لوگ تائب ہو کر بیعت ہو جاتے تھے، اسلئے آپؒ کے مریدوں اور خلفاء کی تعداد کا شمار ممکن نہیں۔ (تذکرہ مشائخ عظام 385)

چند اہم خلفاء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

سرکار مدار پاک کے چند مشاہیر خلفاء

اسمائے خلفاء	جائے مزار
☆ حضرت زاہد بختانی المداری رحمۃ اللہ علیہ	روم
☆ حضرت شیخ محمد یوسف اوتاد مداری رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
☆ حضرت شیخ سید محمد طاہر مداری رحمۃ اللہ علیہ	عرب
☆ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز شیری رحمۃ اللہ علیہ	مالوہ
☆ حضرت شیخ ابوالنصر مداری رحمۃ اللہ علیہ	ایران
☆ حضرت شیخ عبدالقادر ضمیری رحمۃ اللہ علیہ	شری لنکا
☆ حضرت شیخ اسماعیل خلجی بن سید ابوداؤد رحمہما اللہ علیہ	سیستان
☆ حضرت شیخ عبدالواحد مداری رحمۃ اللہ علیہ	نجف اشرف
☆ حضرت شیخ محمود بن خواجہ غیاث الدین رحمہما اللہ علیہ	برہما
☆ حضرت شیخ محمد باسط پارسا مداری رحمۃ اللہ علیہ	مکہ معظمہ
☆ حضرت شیخ محمد فاروق خاکسار قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	چین
☆ حضرت شاہ فضل اللہ مداری رحمۃ اللہ علیہ	ستارہ
☆ حضرت شیخ نصیر الدین مداری رحمۃ اللہ علیہ	کوہ ہمالہ
☆ حضرت شیخ سلیمان مداری رحمۃ اللہ علیہ	بگرحستان
☆ حضرت قیام الدین جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ	چین
☆ حضرت محمد ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ	حلب

☆ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ   ہنسہ (بہار)۔
☆ حضرت سید احمد بادیا پا رحمۃ اللہ علیہ   کلہوا بن، مئو
☆ حضرت شیخ ظہیر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ   دمشق
☆ حضرت شیخ بقاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ   ایران
☆ حضرت مولانا صوفی فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ   افغانستان
☆ حضرت شیخ حبیب اللہ قنوجی رحمۃ اللہ علیہ
☆ حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
☆ حضرت سید میر شمس الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہ   گوجے پور متصل مکنپور شریف
☆ حضرت سید میر رکن الدین عرب رحمۃ اللہ علیہ   "   "   "
☆ حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ   اورنگ آباد
☆ حضرت شیخ محمد یسین رحمۃ اللہ علیہ   ضلع بستی
☆ حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ   مدینہ منورہ
☆ حضرت شیخ ابوالفرح بلخی و مکی رحمۃ اللہ علیہ
☆ حضرت شیخ عباس مصری رحمۃ اللہ علیہ
☆ حضرت شیخ ذوالنون یمنی بن بختیار مخدوم خیری رحمۃ اللہ علیہ   چین
☆ حضرت شیخ بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ   حلب
☆ حضرت مولانا ظہور السلام بن مولانا عبدالقیوم رحمہما اللہ علیہ   ایران
☆ حضرت شیخ محمد شمس الدین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ   چین
☆ حضرت شاہ حیات پانی پاتی رحمۃ اللہ علیہ   مالوہ

☆ حضرت شیخ عبیداللہ قدوسی۔ رحمۃ اللہ علیہ   گجرات
☆ حضرت شیخ سید محمد صابر ملتانو عرف شاہ بڈھن بن یعقوب   درنواح گورکھپور
☆ حضرت شیخ سنان رحمۃ اللہ علیہ   حیدرآباد
☆ حضرت شیخ بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ   اندور
☆ حضرت شیخ چاند رحمۃ اللہ علیہ   بھٹنڈہ
☆ حضرت شیخ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ   منڈوا
☆ حضرت شاہ عزیز اللہ رحمۃ اللہ علیہ   جونپور
☆ حضرت شاہ خلیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ   جبلپور
☆ حضرت شاہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ   جمشید پور
☆ حضرت سید احمد امیر رحمۃ اللہ علیہ   جبلپور
☆ حضرت شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ   جبلپور
☆ حضرت شیخ وحید الدین رحمۃ اللہ علیہ   محمد پور
☆ حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ   صدر پور
☆ حضرت خواجہ محمد مداری رحمۃ اللہ علیہ   احمد آباد
☆ حضرت شاہ کامل بخاری رحمۃ اللہ علیہ   لاہور
☆ حضرت شیخ دانیال مداری رحمۃ اللہ علیہ   بنارس
☆ حضرت شاہ قربان علی رحمۃ اللہ علیہ   بھٹنڈہ

(فضائل اہل بیت اطہار و عرفان قطب المدار صفحہ ۱۷۷۔۱۸۲)

وصال حضرت شاہ مدارؒ:۔

حضرت شاہ مدارؒ نے اپنے وصال سے ایک روز قبل تقریباً ڈیڑھ لاکھ مریدین اور معتقدین کے سامنے اپنے عزیزی سیّد عبداللہؒ کے صاجزادے حضرت خواجہ سیّد ابو محمد ارغونؒ کو اپنی مسند شہنشاہیت پر بٹھایا اور سند خلافت اور جانشینی عطا فرمائی۔ اور فرمایا کہ آج کے بعد ان کو بجائے میرے تصور کرنا۔ پھر آپؒ نے مریدانِ خاص سے ارشاد فرمایا کہ چند مٹی کے گھڑے دریائے ایسن سے بھر کر میرے حجرے میں رکھ دو کیونکہ میرے وصال کے لمحے قریب آ گئے ہیں۔ یہ سن کر ہر ایک کی آنکھیں غم سے اشکبار ہو گئیں۔ حضرت شاہ مدارؒ نے سب کو تسلی اور تشفی دیکر ارشاد فرمایا جب تم مجھے سچے دل سے یاد کرو گے مجھے اپنے نزدیک پاؤ گے۔ بعد وصال کے بھی تمھاری خیر گیری ہوتی رہے گی۔ آپ کے حکم کی تکمیل کی گئی۔ مریدانِ خاص نے عرض کیا کہ آپؒ کو غسل کون دے گا اور آپؒ کی نمازِ جنازہ کون پڑھائے گا؟ تو حضرت شاہ مدارؒ نے ارشاد فرمایا کہ میرے غسل کا انتظام غیب سے ہو جائے گا اور میری نمازِ جنازہ حضرت حسام الدّین سلامتیؒ (حضرت شاہ مدارؒ کے مرید وخلیفہ) پڑھائیں گے۔ پھر آپؒ نے سب کو خدا حافظ کہا اور حجرے کے اندر تشریف لے گئے۔ اور پروردگار عالم کی یاد میں مشغول ہو گئے۔ وقت تہجد آپؒ کی آواز حجرے سے آنا بند ہو گئی۔ یعنی آپؒ اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔ جب صبح ہوئی تو مولانا حسام الدّینؒ جونپور سے تشریف لائے۔ اور حجرے پر دستک دی۔ دروازہ خود بخود کھل گیا دیکھا کہ حضرت شاہ مدارؒ کا جنازہ غسل وکفن کے ساتھ تیار ہے معلوم ہوا کہ یہ کام مردانِ غیب کا ہے پھر حضرت حسام الدین سلامتیؒ نے 2 لاکھ کے مجمع میں آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد جنازہ اٹھایا۔

اللہ اللہ وہ جسمِ اطہر جو تمام عمر اسلام کی خدمت میں ہر پہلو سے کوشاں رہا تھا۔ جس نے ساری زندگی نہ شادی کی۔ جس نے تمام عمر نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔ جس کے چہرہ انور پر سات نقاب ہر وقت رہتے تھے۔ جو بالکل نور کا پتلا ہو گئے تھے۔ جن کے دیدار سے مخلوق خدا بے اختیار ہو کر سجدہ ریز ہو جاتی تھی۔ جن کی دعاؤں سے کتنے بے اولاد صاحبِ اولاد ہوئے اور کتنے نابیناؤں کو بینائی نصیب ہوئی۔ جن کی نگاہِ ولایت نے پل بھر میں کتنے گداؤں کو شہنشاہ اور ذروں کو آفتاب بنا دیا۔ آپؒ سے ہی سلسلہ مداریہ کا آغاز ہوا جو آج تک جاری وساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

تیرے سلسلہ کا سورج تو ہے آج بھی درخشاں
جو کوئی نہ دیکھ پائے تو نگاہ کی خطا ہے

حضرت سیّد بدیع الدّین قطب المدارؒ نے 17 جمادی الاوّل بروز جمعۃ المبارک 838 ھجری میں (596) سال کی طویل عمر پا کر اس عالم فانی سے پردہ فرمایا۔ آپؒ کی وصیت کے مطابق آپ کے سکونتی حجرے میں آپؒ کی تدفین کی گئی۔ آپکا مزار (ضلع کانپور مکن پور شریف انڈیا) میں ہے۔ آج بھی آپؒ کے آستانوں سے صبح وشام کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ آج بھی حاجت مند آپؒ کے آستانے سے بامراد ہو کر لوٹتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اس پاک دربار کی حاضری نصیب فرمائے۔ اور ہمیں سلسلہ مداریہ کی بہتر سے بہتر خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سلسلے کو مزید تقویت عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو عشقِ مدارؒ سے گرما دے۔

آمین

وماعلینا الا البلغ المبین ہ

مقامِ قطب المدارؒ:۔

حضرت سیّد بدیع الدّین شاہ مدارؒ کو بارگاہِ خداوندی سے قطب المدار کا مرتبہ حاصل ہوا تھا۔ ولایت میں آپ بہت ہی اعلیٰ مقام و منصب کے حامل تھے۔ بزرگوں نے مرتبہ قطب المدار کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مقام منتہائے ولایت ہوتا ہے۔ یعنی یہ درجہ ولایت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے۔ اور تمام عالم کا نظام قطب المدار کے وجود سے ہی قائم ہوتا ہے۔ معتبر کتابوں کے ذریعے اور بزرگوں کے اقوال سے اس مرتبے کی اہمیت کا اندازہ با خوبی لگایا جا سکتا ہے۔

کائنات کی ذاتِ گرامی محمد الرسول ﷺ کو اللہ جل شانہٗ نے مدار ٹھرایا۔ حضرت شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قطب المدار، دم دار یعنی دم کو چھوڑ دے اصل کی طرف پس وجہ تسمیہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے واسطے مدارج کے لفظ قطب المدار کے ساتھ خطاب فرمایا!

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم !

" المدار وھو القرار" " المدار کل کل" ترجمہ:۔ مدار وہ ہے کہ اسی سے قرار ہے کل عالم کا۔ مدار کل ہے کل عالم کا۔

بموجب فرمان:۔ خلیفہ اوّل:۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ!

" المدار کفخر اللّٰہ ولا غیرہ الا اللّٰہ " ترجمہ:۔ مدار وہ ہے کہ اس کو فخر ہے اللہ کا اور نہیں ہے سوا اس کے مگر اللہ۔

بموجب فرمان:۔ خلیفہ دوم:۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ!

"المدار محافظته العلم والعالم بیدالمدار" " المدار جمیل کمثل الجمال"

ترجمہ:۔ مدار مظہر ہے عجائبات کا اور درجہ وہیت میں جو پروردگار تک لے جاتا ہے۔

بموجب فرمان:۔ خلیفہ سوم:۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ!

" المدار کل الاشیاء " ترجمہ:۔ مدار کل ہے سب چیزوں کا۔

بموجب فرمان:۔ خلیفہ چہارم:۔ حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ!

" المدار کمظہر العجائب درجته الا لو ہیت یوصل الربوبیت "

ترجمہ:۔ مدار علم و عالم کی محافظت ہے جو مدار کے قبضے میں ہے۔ مدار جمیل ہے مثل جمال کے۔

حضرت ظہیر الدّین الیاس قدس سرہ نے ارشاد فرمایا!

" المدار محل بین النبوته والولایته "

ترجمہ:۔ مدار ایک مقام ہے۔ درمیان نبوت اور ولایت کے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا!

" قطبُ المدار وہ ہوتا ہے جس کہ ہاتھ میں کائنات عالم کی باگ دوڑ ہوتی ہے " مکتوب سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اور مکتوب حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ میں لکھا ہے کہ حضرت سیّد بدیع الدین قطبُ المدارؒ اس طرح ملقب ہوئے کہ (مدار) تمام نسخہ علوی اور سفلی میں ایک ہوتا ہے اور انتظام عالم اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

صاحب مراۃ الاسرا حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

قطب عالم یعنی (قطبُ المدار) کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر چاہیں تو اقطاب کو قطبیت سے معزول کر سکتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قطب ارشاد (قطب مدار) جو کمالاتِ فردیہ کا بھی جامع ہوتا ہے بہت عزیز الوجود اور نایاب ہے۔ اور بہت سے قرنوں اور بے شمار زمانوں کے بعد اس قسم کا گوہر ظہور میں آتا ہے۔ اور عالم تاریک اس نور ظہور سے نورانی ہوتا ہے۔ اس کی ہدایت وارشاد کا نور محیط عرش سے لیکر فرش تک تمام جہانوں کو شامل ہوتا ہے۔ اور جس کسی کو رشد و ہدایت اور ایمان معرفت حاصل ہوتا ہے اس کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص اس دولت کو نہیں پا سکتا۔ **(مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ چہارم مکتوب 260)**

سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اپنی مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں!

اگر اس عالم میں اقطاب کا وجود نہ ہو تو تمام عالم زیر وزبر ہو جائے!

بحر المعانی کے چوبیسویں باب میں لکھا ہے کہ اگر قطبُ المدار چاہے اقطاب کو ولایت سے معزول کر دے چاہے تو دوسرے حال پر متعین کر دے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ حضرت قطبُ المدارؒ مقام معشوق سے مقام اللہ الصمد یعنی مقام صمدیت میں پہنچے اور یہ بات بھی دیکھی گئی کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہو یا سفلی قطبُ المدار کے وجود سے ہے۔

مراۃ اسرار میں شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ فرماتے ہیں کہ قطب عالم ہر زمانے میں ایک ہوتا ہے اور تمام عالم کے موجودات کا وجود اس کے وجود سے وابستہ ہوتا ہے قطب عالم کو قطب ارشاد، قطب الاقطاب اور قطب مدار بھی کہتے ہیں جو قیام موجودات سفلی اور علوی اس کے وجود کے تابع ہوتا ہے اور قطب المدار کا تصرف عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک ہوتا ہے۔ **لطائفِ اشرفی میں مخدوم العالم اشرف جہانگیر سمنانیؒ** فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ زمانہ نبوت سے پہلے قطبُ المدار کے مرتبے پر فائز تھے یہی مقام مقامِ فردانیت ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا مختصر تعریف مرتبہ قطبُ المدار کے جاننے کے بعد یہ علم ہوتا ہے کہ جب لفظ مدار کی تعریف اس قدر ہے تو اس لقب سے ملقب ہستی کی تعریف کتنی عظیم ہونی چاہیئے اس کا اندازہ ہم باخوبی لگا سکتے ہیں۔

"کرامت سیّد بدیع الدین شاہ مدارؒ"

حضرت سیّد بدیع الدین شاہ مدارؒ کی کرامات کا شمار ناممکن ہے۔ آپ کی درازئ عمر کے سبب لاتعداد لوگوں کو آپؒ سے فیضیاب ہونے کا موقع میسر آیا۔ حضور سیّدنا قطبُ المدارؒ دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے بغداد شریف میں تشریف لائے۔ آپکے کشف و کرامات کا بہرہ جب بغداد میں ہوا تو حضور غوث پاک محبوب سبحانیؒ کی ہمشیرہ صاحبہ بی بی نصیبہؒ جو بے اولاد تھیں۔ سرکار غوث پاکؒ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بارگاہِ مدار پاک سیّد بدیع الدین قطبُ المدارؒ میں حاضر ہوئیں۔ اور صاحبِ اولاد ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت شاہ مدارؒ نے بی بی نصیبہؒ کی دکھ بھری فریاد سن کر ارشاد فرمایا "اے صاحبزادی! تم ایک بیٹے کی خواہشمند ہو میں تمہارے لیئے دو بیٹوں کی دعا کروں گا مگر تم مجھے اپنا پہلا بیٹا دے دینا"۔ بی بی نصیبہؒ نے اپنا پہلا بیٹا دینے کا اقرار کر لیا۔ حضرت شاہ مدارؒ نے بارگاہِ رب العزت میں اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا۔ اور آپؒ کی دعا بارگاہ الٰہی میں مستجاب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بی بی نصیبہؒ کو حضرت شاہ مدارؒ کی دعا کی برکت سے دو بیٹے عطا فرمائے 12 سال کے بعد حضرت شاہ مدارؒ دوبارہ بغداد میں تشریف لائے اور بی بی نصیبہؒ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کیلئے بلوایا۔ بی بی نصیبہ کو چند بے ہودہ عورتوں نے بدعہدی پر آمادہ کر دیا۔ بی بی نصیبہؒ نے حضرت شاہ مدارؒ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا " جس بیٹے کو میں نے آپ کو دینے کا وعدہ کیا تھا وہ قضاءِ الٰہی سے انتقال کر گیا"۔ حضرت شاہ مدارؒ نے ارشاد فرمایا "اے نصیبہ! تم کو ہماری زبان مبارک ہو جیسا تم کہتی ہو ویسا ہی سہی"۔ آپؒ کے ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ بی بی نصیبہؒ کا بڑا بیٹا چھت سے گر کر انتقال کر گیا۔ جب بی بی نصیبہؒ نے یہ ماجرہ دیکھا اور اپنے بیٹے کی لاش دیکھی تو وہ بگریہ وزاری حضرت شاہ مدارؒ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئیں۔ اپنی خطائے بدعہدی کی معافی طلب کی۔ حضرت شاہ مدارؒ نے بی بی نصیبہؒ کو شفقت سے درگزر فرمایا اور بارگاہِ الٰہی میں اس بیٹے کے زندہ ہونے کی دعا فرمائی۔ آپؒ کی دعا کی برکت سے وہ لڑکا دوبارہ زندہ ہو گیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر بی بی نصیبہؒ نے ایک نہیں بلکہ اپنے دونوں بیٹے (سیّد جمال الدینؒ اور سیّد احمد بادپاؒ) کو ہمیشہ کے واسطے حضرت شاہ مدارؒ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضرت شاہ مدارؒ کی تعلیم وتربیت:۔

آپؒ کی عمر مبارک تقریباً 5 برس کی ہوئی تو آپؒ کے والد ماجد نے آپؒ کی تعلیم وتربیت کے لئے حضرت علاّ مہ حذیفہ شامیؒ کو منتخب فرمایا۔ حضرت علامہؒ نے آپؒ کو نہایت شفقت ومحبت کے ساتھ جملہ علوم قرآن پاک، تفسیر، اصول تفسیر، احادیث نبوی ﷺ، فقہ، منطق و دیگر علوم دین سے بہت قلیل مدت میں آگاہ فرمادیا۔ 14 برس کی عمر مبارک میں آپؒ مکمل عالم دین ہوگئے اور آپؒ اپنے دور کے محدث مشہور ہوگئے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپؒ نے اپنے والدِ ماجد سے حج کی اجازت طلب فرمائی والدین کا اتنی کمسنی میں اپنے نورِ نظر فرزند کا اپنے سے جدا کرنا آسان کام نہ تھا۔ لیکن انہوں نے اللہ ربّ العزت پر توکل اختیار کرتے ہوئے آپؒ کو حج کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت شاہ مدارؒ کا پہلا سفر حج:۔

حضرت شاہ مدارؒ نے فریضہ ءحج کی ادائیگی کیلئے بیت اللہ شریف کی جانب پیدل سفر اختیار فرمایا۔ حج کے فرائض انجام دینے کے بعد آپؒ خانہ کعبہ میں عبادت وریاضت میں مشغول تھے کہ آپؒ کے کان میں ایک غیب سے آواز آئی۔ اٹھو بدیع الدّین اور روانہ ہو حضرت بایزید بسطامیؒ دارلسلام میں آپ کا انتظار فرمارہے ہیں۔ صحنِ بیت المقدس میں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ نے شب جمعہ 10 شوال المکرّم 259ھ میں آپؒ کو داخلِ سلسلہ کیا اور خرقہ ءخلافت سے سرفراز فرمایا۔ مکہ مکرمہ سے آپؒ مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے اور خوب درود وسلام کے گجرے پیش کئے۔ رسالت مآب ﷺ نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور عالمِ رویا میں آپؒ کو بیعت فرمالیا (جس کو روحانی یا اویسی طریقے کی بیعت کہتے ہیں) اور پھر عالمِ رویا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سپرد فرمایا جنھوں نے آپؒ کو تمام علوم ظاہری وباطنی سے آگاہ فرماکر کامل بنادیا۔ پھر رسالت مآب ﷺ نے آپؒ کو بشارت عطا فرمائی! کہ تم ہندوستان کی جانب سفر اختیار کرو اور وہاں مخلوقِ خدا کو دینِ اسلام کا پیغام دو اور ارشاد فرمایا کہ آپؒ کی آخری آرام گاہ مکن پور شریف میں ہوگی جہاں سے مخلوقِ خدا فیضیاب ہوگی۔ فرمانِ نبوی ﷺ کو سماعت فرماکر حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے مدینہ منورہ سے ہندوستان کی جانب سفر فرمایا۔ اور آپؒ کی تبلیغ نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم کو شمع اسلام سے جگمگایا۔ اپنی اس طویل عمری میں آپؒ نے پوری دنیا میں مختلف مقامات پر سفر فرماکر دین اسلام کی وہ خدمت کی ہے جسکی بدولت 9.5 (ساڑھے نو کروڑ) گمراہوں اور کافروں کو اللہ تعالیٰ نے دولت ایمان سے سرفراز فرمایا۔

حضرت شاہ مدارؒ کا خطاب "مدار العالمین و خطاب قطبُ المدار" سے سرفراز ہونا:۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت شاہ مدارؒ نے پوری دنیا کا سفر فرماکر دین اسلام کی خدمت کا اہم فریضہ انجام دیا ہے لیکن رسول کریم ﷺ کی بشارت کے مطابق آپؒ بار بار ہندوستان تشریف لاتے رہے۔ یہ واقعہ 280ھ کا ہے جب آپؒ کی عمر شریف 38 برس کی تھی۔ مستقل پیدل سفر فرماکر ایک روز آپؒ بھوک وپیاس سے نڈھال ہوگئے تھے آپؒ ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگاکر بیٹھ گئے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا فرمانے لگے۔ باری تعالیٰ تو مجھے تمام خواہشاتِ نفسانی اور کھانے پینے کی خواہشات سے بے نیاز فرمادے۔ آپؒ کی اس دعا نے بارگاہِ رب العزت میں قبولیت کا درجہ حاصل کیا۔ آپؒ اسی استغراق میں بیٹھے تھے کہ ایک نورانی شکل کے بزرگ آئے اور سلام کئے اور آپؒ کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ حضرت شاہ مدارؒ ان بزرگ کے ہمراہ ہولئے آپؒ نے دیکھا کہ ایک خوبصورت اور جنت نما باغ ہے اور اس کے درمیان میں ایک خوبصورت اور عالیشان محل ہے اس محل کے ساتوں دروازوں سے گزرتے ہوئے آپؒ اندر تشریف لے گئے تو دیکھا ایک نہایت حسین اور دلکش تخت بچھا ہوا ہے اور تِ اس تخت پر آقا ومولا احمد مجتبیٰ محمد ﷺ جلوہ افروز تھے نبی آخر الزماں ﷺ نے حضرت شاہ مدارؒ کو اپنے دستِ مبارک سے نو لقمے طعام ملکوتی (غذائے بہشت) کے کھلائے وصراحی سے ٹھنڈا پانی ایک پیالی میں انڈیل کر پلایا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ مدارؒ کو تمام خواہشاتِ نفسانی سے بے نیاز فرمادیا اس کے بعد آقا ﷺ نے آپؒ کو ایک کُرتہ (لباس فاخرہ) عطا فرمایا اور اپنے دستِ مبارک حضرت شاہ مدارؒ کے چہرے مبارک پر پھیرا جس کی بدولت آپؒ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند ہوگیا۔ رسول کریم ﷺ نے آپؒ کو ایک نقاب عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے نورِ نظر اس نقاب کو ساری زندگی اپنے چہرے پر لگائے رکھنا تمھاری دعا بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوئی اب تمھیں ساری زندگی خواہشاتِ نفسانی اور کھانے پینے کی حاجت نہ ہوگی اور نہ زندگی بھر لباس تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ پھر آقا ﷺ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا فرمائی "باری تعالیٰ تو بدیع الدّین کو طویل عمر عطا فرما اور تاحیات اسے کھانے پینے کی خواہشات اور لباس تبدیل کرنے کی ضرورت سے بے نیاز فرما"۔ آنحضرت ﷺ کی اس دعا کی برکت سے سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدارؒ نے پھر تمام حیات نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔ آقا ﷺ کا عطا کیا ہوا وہ لباس نہ کبھی پھٹا نہ میلا ہوا وہ لباس آپؒ نے ساری زندگی پہنے رکھا۔ اور رسول کریم ﷺ کا عطا کیا ہوا وہ نقاب آپؒ نے ساری زندگی اپنے چہرے پر لگائے رکھا۔ پھر نہ کبھی آپؒ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھی۔ اس روز حضرت شاہ مدارؒ کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے (مدار العالمین، قطبُ المدار اور حیُّ المدار) کا خطاب عطا ہوا جو آج تک آپؒ زندہ شاہ مدار کے لقب سے مشہور ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ (یہ واقعہ خلیج کھمبات سے متصل ایک پہاڑ پر ظہور پزیر ہوا تھا جہاں پر قدم رسول ﷺ کے نشانات اب بھی موجود ہیں)

دم مدارؒ

یا اللہ عزوجل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَااِنَّ اَوۡلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ (القرآن)

ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

مختصر تذکرہ:۔

شہنشاہِ اولیاءِ کبار، مدارُ العالمین **حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدّین قطبُ المدار المعروف زندہ شاہ مدارؒ**

ہزار ہا شکر واحسان اس خالق برحق کا جس نے ہمیں اپنے محبوب سردارالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا اور سر پر عقل سلیم کا تاج سجا کر اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا۔ اس عالم فانی میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے جلیل القدر اور عظیم اولیاءِ کرام کا نزول فرمایا جن کی حیاتِ مقدسہ کا ہر لمحہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور سربلندی میں گزرا۔ جن کی ان گنت کاوشوں اور محنتوں سے اللہ تعالیٰ نے لاتعداد کفار کو دولتِ ایمان سے سرفراز فرمایا۔ جن کے مرتبے پر قیامت کے روز انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ان مقدس ہستیوں کی بزرگی اور عظمت کو اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ظاہر فرما رہا ہے۔ انہی مقدس ہستیوں میں سے ایک عظیم ہستی،

" حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدّین قطبُ المدار المعروف زندہ شاہ مدارؒ " ہیں۔ جو نسبی اعتبار سے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ والد ماجد کی جانب سے آپؒ حسینی اور والدہ کی جانب سے آپؒ حسنی ہیں۔ آپؒ کا اسم گرامی سیّد بدیع الدّین ہے اور قطبُ المدار، زندہ شاہ مدار، مدار العالمین، مدارِ اعظم آپ کا لقب ہے۔ جن کی نسبت نورانی سے لاتعداد اولیاء ہوئے اور درجہ کمال کو پہنچے جس نے رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل (596) سال کی طویل عمر پا کر پوری دنیا میں اپنے خلفاء و مریدین و معتقدین کی کثیر جماعت چھوڑی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے سبب 38 سال کی عمر سے لیکر 596 سال کی عمر تک تمام خواہشات نفسانی اور لباس تبدیل کرنے کی ضرورت اور کھانے پینے کی حاجت سے بے نیاز رکھا۔ جن کی تبلیغ نے ساڑھے نو کروڑ کافروں کو حلقہ بگوش اسلام کیا اور پوری دنیا کا سفر فرما کر پرچم اسلام کو سربلند کیا آج پوری دنیا میں آپؒ کے چلّے مبارک پائے جاتے ہیں جن سے مخلوقِ خدا فیضیاب ہو رہی ہے اور انشاءاللہ قیامت تک ہوتی رہے گی۔ آپؒ کے خلفاء کی تعداد پوری دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ سولہ ہزار ہے۔ اور آپ کا مزار اقدس (ضلع کانپور مکن پور شریف انڈیا) میں ہے۔

نسب نامہ:۔

حضرت سیّد بدیع الدّینؒ، بن سیّد قدوۃ الدّین علی حلبیؒ، بن سیّد بہاءُ الدّینؒ، بن سیّد ظہیر الدّینؒ، بن سیّد احمدؒ، بن سیّد اسمٰعیلؒ، بن سیّد محمدؒ، بن سیّد اسمٰعیل ثانیؒ، بن سیّد امام جعفر صادقؒ، بن سیّد امام محمد باقرؒ، بن سیّد امام زین العابدینؒ، بن سیّدنا امام حسینؓ شہید کربلا، بن سیّدنا امام الاولیاء حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، بن ابی طالب ہاشمی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

نسب نامہ والدہ محترمہ:۔

حضرت سیّد بدیع الدّین شاہ مدارؒ، بن حضرت فاطمہ ثانی عرف بی بی ھاجرہ طبریزیؒ، بنت سیّد عبداللہؒ، بن سیّد زاہدؒ، بن سیّد محمدؒ، بن سیّد عابدؒ بن سیّد صالحؒ، بن سیّد ابو یوسفؒ، بن سیّدنا ابوالقاسمؒ، بن سیّد عبداللہ محضؒ، بن سیّد حسن مثنیٰؒ، بن سیّدنا امام حسنؓ، بن سیّدنا امام الاولیاء حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، بن ابی طالب ہاشمی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

پیدائش حضرت شاہ مدارؒ:۔

مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت بدیع الدّین شاہ مدارؒ نے یکم شوال المکرم بروز پیر 242ھ اپنے والد ماجد سیّد علیؒ اور اپنی والدہ ماجدہ بی بی ہاجرہؒ کے دامن حیات سے پیدا ہو کر دنیا کو حصولِ سرفرازی وسربلندی کا موقع عطا فرمایا۔ آپؒ ملک شام کے دارُالسلطنت شہر (حلب) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی پیدائش سے پہلے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؒ کے والدِ ماجد کو یہ کہہ کر بشارت عطا فرمائی کہ عنقریب تمہارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو ازلی ولی ہوگا۔ اس کا نام بدیع الدّین رکھنا۔ کچھ عرصے کے بعد جب آپؒ اس دنیا میں تشریف لائے تو کلمہ شریف آپؒ زبان پر جاری وساری تھا۔ آپؒ کی پیدائش کے وقت عرش سے لیکر فرش تک انوار وتجلیات کا ظہور ہو رہا تھا۔